

کی تعلیمات پر ارشاد فرمائے تھے: "فاضل خطیب نے عقیدہ توحید، مغفرت الہی رحمت الہی، اور قبائے اسلام کے عنوانات پر کلام کیا ہے اور ان کے تحت مسلمانوں کی بہت سی عام غلط فہمیوں کو دور کر کے اسلامی تعلیمات کی ایسی تشریح کی ہے جو موجودہ زمانہ کے روشن خیالوں کو اپیل کر سکتی ہے بعض بعض مقامات پر خطیب کے لغزشیں بھی ہوئی ہیں مثلاً وہ اللہ تعالیٰ کی صفت غفاری کو "جذبہ" سے تعبیر کرتے ہیں، اور شفاعت کو "خدا کے جذبہ غفران" سے اپیل فرما دیتے ہیں۔ لفظ "جذبہ" جن معنوں میں عام طور پر مستعمل ہوتا ہے ان کے لحاظ سے حق تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا درست نہیں۔ اس کے بجائے صفت کی پرانی اصطلاح ہی کو استعمال کیا جاتا تو کیا مضائقہ تھا؟ آخری سہول | تالیف جناب ماہر القادری صاحب ضخامت ۴۰ صفحات قیمت ۴۰ روپے کا پتہ: مکتبہ علمیہ، چارمینار حیدر آباد دکن۔

جناب ماہر نے اس کتاب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک بہت سادہ اور عام فہم زبان میں لکھی ہے مقصد یہ ہے کہ مولود کی بے اہل کتابوں کے بجائے اس قسم کی کتابوں کو رواج دیا جائے جن میں سیرت پاک کے صحیح تفہیم ہوں اور ساتھ ساتھ اسلام کی تعلیمات پر سچی کچھ روشنی پڑتی جائے۔ کتاب بلاشبہ اس مقصد کیلئے مفید ہے، مگر بہتر ہوتا عام مذاق کی رعایت ملحوظ رکھ کر یا ان کو زیادہ رنگین اور خطیبانہ کر دیا جاتا، اور صحیح بیچ میں نعتیہ شعار بھی لائے جاتے جناب ماہر یہ دونوں کام خوبی کے ساتھ کر سکتے تھے خصوصاً نعت کے باب میں عام مذاق جس قدر پست ہو گیا ہے اس کو بلند کرنے کے لیے ضرورت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام شاعرانہ قسم کی نعتیں کہیں اور ان کو عام رواج دیا جائے بعض مقامات پر مصنف نے جو ش عقیدت میں نامناسب لفاظ استعمال کیے ہیں جن کی اصلاح ضروری ہے مثلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہ شہنشاہ لکھا ہے، حالانکہ حضور نے خود اس لفظ کو غیر اللہ کے لیے استعمال کرنے کی نافرمانی ہے ایک جگہ لکھا ہے کہ حضور کا چہرہ سورج سے زیادہ چمکیلا تھا اور آپ کے پسینہ میں مشک و عنبر سے زیادہ خوشبو تھی۔ یہ محض ایک عقیدہ مندانہ مبالغہ ہے اور رساتما کے محاسن و فضائل اس سے بالا دہر ہیں کہ آپ کی فضیلت بیان کرنے کے لیے اس قسم کے مبالغوں کی ضرورت ہو۔ ترتیب و قعات میں بھی کچھ فروگزاشتیں رہ گئی ہیں مثلاً یاد شاہوں کے نام آپ کے دعوت ناموں کا ذکر فتح مکہ کے بعد کیا ہے، حالانکہ اس سے پہلے ہونا چاہیے تھا۔